بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ✦ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ ربوہ

روزنامہ
الفضل
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

فون ۴۴۹

جلد ۳۷/۳۲ / بدھ ۲۰ ذی الحجہ ۱۴۰۳ھ ۲۸ تبوک ۱۳۶۲ ہش ۲۸ ستمبر ۱۹۸۳ء / نمبر ۲۱۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق
— تازہ اطلاع —
(۲۸ ستمبر صبح ۸ بجے)

طبیعت جسم میں درد کی وجہ سے ناساز ہے۔
احباب کرام التزام اور توجہ سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ موصوفہ کو صحت کامل عطا کرے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین (ڈاکٹر لطیف احمد قریشی چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

-• محترم صاحبزادہ مرزا نعیم احمد صاحب کی طبیعت یرقان اور کمزوری کی وجہ سے ناساز ہے احباب کرام محترم صاحبزادہ صاحب کی کامل شفایابی کیلئے دردِ دل سے دعا کریں۔
(عباد اللہ گیانی - ربوہ)

-• میرا بیٹا عزیزم بشارت احمد قمر (درجہ خامسہ جامعہ احمدیہ) تقریباً ۳ ہفتے سے بخار کی وجہ سے بیمار ہے اور اب فضل عمر ہسپتال ربوہ میں زیر علاج ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو کامل شفا عطا فرمائے اور خدمت دین کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرمائے آمین
(فضل احمد صدر حلقہ عثمان والا ربوہ)

آل ربوہ
بیڈمنٹن و ٹیبل ٹینس ٹورنامنٹ

آل ربوہ بیڈمنٹن و ٹیبل ٹینس ٹورنامنٹ ۱۰ اکتوبر ۱۹۸۳ء سے ایوانِ محمود میں شروع ہو رہا ہے۔ تمام کھلاڑیوں سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہو کر اس ٹورنامنٹ کو کامیاب بنائیں۔ مزید تفصیلات اور نام لکھوانے کیلئے مندرجہ ذیل افراد سے رابطہ قائم کریں
-• خلیفہ صباح الدین صاحب دارالضیافت
-• سلطان احمد مبشر
معرفت دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔
(مہتمم صحت جسمانی
مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ - ربوہ)

داعی الی اللہ

داعی الی اللہ بننے کا بہترین ہتھیار دعا ہے۔
انصار بھائی دعا کی انفرادی اور اجتماعی پروگرام بنائیں۔
(قیادت اصلاح وارشاد
انصار اللہ مرکزیہ - ربوہ)

فجی کا نو روزہ دورہ مکمل کرنے کے بعد
سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ آسٹریلیا کے شہر سڈنی تشریف لے آئے
حضور انور ایدہ اللہ کی طرف سے احباب جماعت کو "السلام علیکم" کا تحفہ
امیر مقامی محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب کے نام وکیل اعلیٰ محترم چوہدری حمید اللہ صاحب کی تار

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ دورۂ مشرق کے تیسرے مرحلے میں فجی سے آسٹریلیا کے شہر سڈنی تشریف لے آئے ہیں۔ الحمد للہ
یہ اطلاع اس تار میں دی گئی ہے جو امیر مقامی محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب کے نام وکیل اعلیٰ تحریک جدید محترم چوہدری حمید اللہ صاحب نے ارسال کیا ہے۔
سیدنا حضور انور ایدہ اللہ اس سے قبل سنگاپور اور فجی کا دورہ مکمل کر چکے ہیں۔
امیر مقامی کے نام جو تار موصول ہوا ہے اس کا ترجمہ درج ذیل ہے
"۲۵ ستمبر
سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بمعہ اہل قافلہ فجی کا دورہ مکمل
(باقی صفحہ پر)

جماعت احمدیہ برطانیہ کے دس ہزار احمدیوں نے ۱۱ مقامات پر نمازِ عید ادا کی
سب سے بڑا اجتماع لندن میں ہوا جہاں دو ہزار احمدیوں نے نماز عید پڑھی
برطانیہ میں مبلغ سلسلہ مکرم نسیم احمد باجوہ صاحب کی بذریعہ ٹیلیکس رپورٹ

-• مکرم نسیم احمد صاحب باجوہ مبلغ سلسلہ برطانیہ نے بذریعہ ٹیلیکس اطلاع دی ہے کہ جماعت احمدیہ برطانیہ کے دس ہزار ارکان نے ۱۷ ستمبر ۱۹۸۳ء بروز ہفتہ عید الاضحیہ کی بابرکت تقریب منائی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس روز مطلع غیر معمولی طور پر صاف اور شفاف تھا دھوپ نکلی ہوئی تھی جس کی وجہ سے تقریب نہایت خوشگوار رہی اور انتظامات میں بھی سہولت رہی۔ مسجد لنڈن کے علاوہ گلاسگو، ہڈرزفیلڈ، بریڈفورڈ، مانچسٹر، برمنگھم، آکسفورڈ، جلنگھم، کرائیڈن، مشرقی لنڈن اور ساؤتھ آل میں بھی نماز عید ادا کی گئی۔
سب سے بڑا اجتماع مسجد لنڈن میں ہوا جہاں دو ہزار سے زائد مردوں عورتوں اور بچوں کے لئے مسجد کے علاوہ ایک بڑے اور ایک چھوٹے ہال نیز دو شامیانوں کا بھی بندوبست کیا گیا تھا۔
امیر و مبلغ انچارج مولانا شیخ مبارک احمد صاحب نے حضرت ابراہیمؑ حضرت اسمٰعیلؑ اور حضرت ہاجرہؑ کی عظیم الشان قربانیوں کا ذکر کرتے ہوئے اس حقیقت کو واضح کیا کہ اللہ کی راہ میں دی جانے والی قربانیاں کبھی ضائع نہیں جاتیں بلکہ ان کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کی رحمت کئی گنا بڑھ کر ظاہر ہوتی ہے۔ حضرت ابراہیمؑ کی قربانی کا نہایت ہی شیریں ثمر رحمۃ للعالمین حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وجود باجود ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ حقیقی مسرت اور خوشی کا راز مخلصانہ قربانیوں ہی میں ہے۔
انہوں نے اس بات پر بھی زور دیا کہ حضرت خلیفۃ المسیح کی ہدایات کے مطابق غریب اور ضرورت مند لوگوں کو عید کے تحائف دیئے جائیں۔ آخر میں اجتماعی دعا ہوئی جس میں اسلام کی موعودہ فتح، پاکستان کے استحکام اور حضرت خلیفۃ المسیح کے دورہ کی کامیابی کے لئے دعائیں کی گئیں۔ متعدد بکروں کی قربانی بھی دی گئی۔ ہمارے غیر مسلم انگریزوں اور مستحق احباب کو عید کے تحائف دیئے گئے۔ انگلستان کی جماعت کی جانب سے حضور کو عید مبارک کا پیغام تار کے ذریعہ فجی ارسال کیا گیا دیدہ زیب طباعت سے آراستہ عید مبارک کا ایک پیغام انگلستان میں تعینات تمام مسلم سفراء اور ہائی کمشنر کو ارسال کیا گیا۔
اللہ تعالیٰ اسلام کے نور کو تمام دنیا میں پھیلائے آمین
(مرسلہ وکالت تبشیر ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴ - پبلشر: مسعود احمد - پرنٹر: سید عبد الحی - مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ - مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ - قیمت: ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مشرق بعید کے چار ممالک کیلئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کے نہایت اہم اور تاریخی سفر کا بابرکت آغاز

قیام کراچی کی رپورٹ ۲

(از مکرم یوسف سلیم ملک صاحب ایم اے انچارج صیغہ زود نویسی)

نوٹ:۔ حضور ایدہ اللہ کے دورے کے آغاز (قیام کراچی) کی یہ رپورٹ دفتر الفضل میں دورہ سنگاپور کی رپورٹوں کے بعد موصول ہوئی ہے۔ رپورٹ ہدیۂ قارئین ہے۔ (ادارہ)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ان دنوں کراچی میں قیام فرما رہے۔ بیرون ملک سفر کی تیاری کے ساتھ ساتھ جماعت احمدیہ کراچی کی تعلیم و تربیت اور مہمانوں سے ملاقاتوں کا سلسلہ جاری رہا حضور کی ۲۴ اگست تا ۲۶ اگست کی مصروفیات کی مختصر روداد ذیل میں پیش کی جاتی ہے۔

نرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز

حضور نے ۲۶ اگست کو نماز جمعہ مسجد احمدیہ مارٹن روڈ کراچی میں پڑھائی۔ نماز سے قبل خطبہ جمعہ میں حضور نے احباب جماعت کو ان اہم ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی جو اس وقت ساری دنیا میں اسلام کو غالب کرنے کیلئے جماعت احمدیہ کے کندھوں پر ڈالی گئی ہیں (یہ خطبہ الفضل ۴ ستمبر ۱۹۸۳ء میں شائع ہو چکا ہے۔ ادارہ)

انفرادی ملاقاتیں

حضور کی قیام گاہ پر احباب و خواتین کا جوق در جوق تشریف لا کر انفرادی اور اجتماعی طور پر حضور کی زیارت و ملاقات سے بہرہ ور ہونا اور آپ کے بیش قیمت ارشادات اور زریں نصائح سے مستفید ہونے کا سلسلہ روزانہ جاری رہتا ہے۔ حضور کی منظوری سے ملاقاتوں کے طے شدہ پروگرام کے مطابق حضور سے ملاقات کی برکت و سعادت حاصل کرنے اور مجلس علم و عرفان میں شامل ہو کر علمی پیاس بجھانے اور حضور کے علوم و معارف میں ڈوبے ہوئے طیب و شیریں کلمات سے مستفید ہونے کی خوشی میں میل ہا میل میں پھیلے ہوئے وسیع و عریض شہر کے کونے کونے سے احباب جماعت دیوانہ وار کھچے چلے آتے ہیں۔ ان کے دل خوشی سے معمور انکی روح جذبۂ فدائیت سے سرشار اور زبان خدا تعالیٰ کی حمد کے گیت گا رہی ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے پیارے امام ایدہ اللہ الودود کی زیارت و ملاقات اور آپکی بابرکت مجلس علم و عرفان سے مستفیض ہونے کا ایک بار پھر موقع فراہم کیا ہے۔ مختصر یہ کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی کراچی میں تشریف آوری پر جماعت کی خوشیاں لوٹ آئیں جنہیں سمیٹنے کیلئے کیا مرد اور کیا عورتیں کیا بچے اور کیا بوڑھے کیا خدام اور کیا انصار والہانہ رنگ میں گیسٹ ہاؤس میں پہنچتے حضور کی ملاقات کی سعادت پاتے۔ اور قلبی خدمات میں مصروف رہتے۔ حضور سے انفرادی طور پر ملاقاتوں کا سلسلہ روزانہ ۱½ بجے دوپہر تک بلکہ نماز ظہر کے بعد بھی جاری رہتا۔

مہمانوں سے ملاقات

عصر کی نماز کے بعد گھنٹے ڈیڑھ گھنٹے تک حضور ان احباب سے ملاقات فرماتے رہے جنکے ساتھ بعض مہمان بصد شوق تشریف لاتے۔ ملاقات کے دوران مہمان بڑی بے تکلفی سے سوال کرتے۔ حضور کی مؤثر اور مدلل گفتگو سے اکثر بہت متاثر ہوتے اس سلسلہ میں اہل فکر و دانش کی ایک نشست میں شریک بعض مہمانوں نے اپنے تاثرات کا برملا اظہار کرتے ہوئے کہا

ہم نے امام جماعت احمدیہ کو کیا علم
اور کیا فکر اور کیا معارف قرآنیہ
کے بیان کرنے میں ہر لحاظ سے
بے نظیر شخصیت پایا ہے سوالوں
کے جوابات نے بڑا متاثر اور آپکے
طرز استدلال نے بہت مسحور کیا ہے

چنانچہ ان میں سے چند نوجوان شاعروں اور ادیبوں نے حضور سے دوبارہ ملاقات کی خواہش کا اظہار کیا۔

مجالس علم و عرفان

مغرب کی نماز کے بعد گھنٹے ڈیڑھ گھنٹے تک حضور ایدہ اللہ احباب جماعت میں رونق افروز ہو کر دوستوں کو زریں نصائح اور بیش قیمت ارشادات سے نوازتے رہے اس بابرکت مجلس میں دوست متفرق سوالات پیش کرتے یا اپنے مسائل بیان کر کے رہنمائی چاہتے یا اگر کوئی مسئلہ یا علمی نکتہ ان کے دل میں خلش پیدا کرتا تو اسکی عقدہ کشائی کی درخواست کرتے رہے۔ روزانہ اس مجلس میں علمی، مذہبی، معاشرتی اقتصادی سائنسی اور عمومی موضوعات پر بیسیوں سوالات کے سیر حاصل جوابات نہ صرف تشنگان علم و معرفت کی تسلی اور اطمینان کا ذریعہ بلکہ احباب کے ازدیاد ایمان کا موجب بھی بنتے رہے۔ چیدہ چیدہ سوالات اور ان کے جوابات کو خلاصۃً ذیل میں پیش کرتا ہوں۔

حجر اسود کہاں سے آیا تھا

ایک دوست نے حجر اسود کے بارہ میں سوال کیا۔ حضور نے فرمایا یہ بڑا پرانا سوال ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں بھی ہوا تھا۔ آپؐ نے فرمایا تھا کہ جب پہلی بار خانہ کعبہ تعمیر ہوا تو یہ پتھر اس کے لئے آسمان سے اترا تھا اور جب زمین میں داخل ہوا تو یہاں کے گناہوں سے آلودہ ہو کر کالا سیاہ ہو گیا حالانکہ جب آسمان سے چلا تھا تو بالکل سفید پتھر تھا اس ارشاد نبویؐ سے صاف پتہ چلتا ہے کہ تمثیلی زبان میں بات ہو رہی ہے کیونکہ پتھر کے تو کوئی گناہ نہیں ہوتے اور نہ گناہ ان پر اثر کرتے ہیں۔ عین ممکن ہے کہ وہ علاقہ جہاں خانہ کعبہ تعمیر ہوا وہاں آسمان سے شہب گرے ہوں اور اللہ تعالیٰ کا یہ منشاء ہو کہ پہلے خانہ خدا میں جو پتھر استعمال ہوں وہ ظاہری صورت میں بھی آسمان سے آئے ہوں اور ان پر ارشاد نبوی بالکل صادق آتا ہے کہ اگر آسمان سے پوری طرح سفید پتھر بھی چلے تو جب وہ زمین کی کثیف فضا میں داخل ہوتا ہے تو اس کو آگ لگ جاتی ہے پتھر کا جو حصہ نیچے پہنچتا ہے وہ جھلس کر سلیٹی یا کالی رنگت میں بدل جاتا ہے یہ ہرگز بعید نہیں کہ ایسا واقعہ ہوا ہو اور وہ پتھر جو گرے ہوں وہ خانہ کعبہ کی بنیادوں میں استعمال کئے گئے ہوں یہ نہ عقل کے خلاف ہے نہ سائنسی مشاہدہ کے خلاف ہے نہ موقع و محل کے مضمون کے خلاف ہے۔ یہ بات بھی تاریخی طور پر ثابت ہے کہ خانہ کعبہ پر کئی دور آئے ہیں امتداد زمانہ سے یہ گھٹتا بھی رہا پھر بنتا رہا رفتہ رفتہ پرانے پتھر ضائع ہو گئے صرف یہی ایک پتھر بچا ہوا ہے جسے آغاز کی یاد کے طور پر سنبھال کر رکھا ہوا ہے اس سے محبت اور عشق ایک قدرتی بات ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسکو بوسہ دیتے وقت یہ فرمایا کرتے تھے کہ تو ایک پتھر ہی تو ہے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چومتے نہ دیکھا ہوتا تو ہرگز تجھے بوسہ نہ دیتا۔ اس سے شرک کا جو احتمال تھا اس کی نفی ہو جاتی ہے۔

تقدیر اور اس کی حقیقت

تقدیر سے متعلق ایک دوست کے سوال پر حضور نے فرمایا۔ یہ سوال اپنی ذات میں جائز ہے اور درست ہے لیکن ہر سوال کا نہ تو پوری طرح مفہوم بیان کیا جا سکتا ہے اور نہ ہر سوال کا جواب ہر ایک کی سمجھ میں آسکتا ہے۔ اسی لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جن سوالوں سے منع فرمایا ان میں ایک تقدیر کا سوال بھی تھا۔ آپ نے خاص طور پر زور دے کر فرمایا کہ تقدیر کا مسئلہ تمام عقلوں سے بالا ہے اس پر زیادہ سوال نہ کیا کرو اس مسئلہ میں زیادہ تردد نہ کیا کرو۔ ہو سکتا ہے تم ٹھوکر کھا جاؤ اور گمراہ ہو جاؤ۔

فرمایا یہ جو کہا جاتا ہے کہ موت کا دن مقرر ہے طریقہ مقرر ہے۔ محض ایک موہوم خیال ہے جس پر تقدیر جیسے اہم اور پیچیدہ مسئلے کی بنیاد نہیں رکھی جا سکتی۔ تقدیر کے متعلق اس طرح کی باتیں کرنا ایک بہت غیر معقول طریقہ ہے اور اندھیرے میں ٹامک ٹوئیاں مارنے کے مترادف ہے اور سوال کو فی ذاتہ لغو بنا دیتا ہے۔ تقدیر الٰہی ایک بہت ہی مشکل اور پیچیدہ مضمون ہے۔ اکثر فلاسفر اپنی عمریں ضائع کرنے کے باوجود اس مسئلہ کو حل نہ کر سکے۔ حضور نے فرمایا اس سوال کی بنیاد قطعیۃً قرآن اور حدیث پر ہونی چاہیئے۔ قرآن کریم سے پتہ چلتا ہے۔ کہ تقدیر موجود ہے۔ ہر چیز اللہ تعالیٰ کی تقدیر میں بندھی ہوئی ہے۔ وہ کس قسم کی تقدیر ہے اور کس طرح وہ بروئے عمل آتی ہے۔ اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن کریم سے استنباط کرتے ہوئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فرمایا ہے کہ ایک تقدیر عام ہے اس کے تابع جو کچھ دنیا میں ہو رہا ہے۔ وہ ایک قانون کے تابع ہے جس کو کوئی بدل نہیں سکتا۔ ہر جو چیز اس قانون کے دائرہ میں آتی ہے وہ متاثر ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کو پہلے سے علم ہے کہ کون اس کے قانون کی کب خلاف ورزی کرے گا لیکن جو قانون سے ٹکراتا ہے اور سزا پاتا ہے وہ خدا کے علم کی وجہ سے نہیں پاتا بلکہ چونکہ اس نے سزا پانی تھی اس لئے خدا کے علم میں ہے۔ یہ ہے اصل مضمون جس کو نہ سمجھنے کی وجہ سے اکثر لوگ ٹھوکر کھا جاتے ہیں۔

حضور نے تفصیل سے بتایا کہ اللہ تعالیٰ کا کوئی ایسا ریکارڈنگ سسٹم ہے جس میں ہر چیز محفوظ ہوتی چلی آ رہی ہے۔ کائنات کے ہر ذرہ کی ہر حرکت اس ریکارڈ پر آجاتی ہے۔ پھر خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایک حساب چل رہا ہے اس حساب سے کوئی چیز باہر نہیں۔ یہاں تک کہ ارب ہا ارب سال پہلے جب کائنات کا آغاز ہوا ہے اس کی ریڈیائی لہریں آج تک موجود ہیں۔ اس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ خدا تعالیٰ کا نظام کتنا حیرت انگیز طور پر ہر چیز کو منضبط کر رہا ہے اس لئے یہ بات قطعی ہے کہ خدا تعالیٰ نے کائنات پیدا کی اس میں کامل نظام بنایا جو ہر چیز پر حاوی اور جاری و ساری ہے چنانچہ آیت کریمہ ولا یحیطون بشیئ من علمہ الا بما شاء وسع کرسیہ السمٰوٰت والارض اسی طرف اشارہ کرتی ہے۔

پس خدا تعالیٰ نے قوانین مقرر فرما دیئے ہیں جو چیزیں ان قوانین کے تابع رونما ہوتی ہیں اور قوانین قدرت کی چار دیواری کے اندر رہتی ہیں وہ محفوظ رہتی ہیں اور ترقی کرتی چلی جاتی ہیں۔ جو ان کو رد کر دیتی ہیں اور ان سے مستغنی ہو جاتی ہیں وہ لازماً مار کھا جاتی ہیں۔ یہ تو صحیح ہے کہ ان سب چیزوں پر خدا کا علم حاوی ہے لیکن قانون قدرت سے ٹکرانے کی وجہ سے جو مختلف حادثات رونما ہوتے ہیں۔ ان کے متعلق یہ کہنا تو درست ہے کہ وہ خدا کے علم میں تھے لیکن یہ کہنا غلط ہے کہ علم کی وجہ سے وقوع پذیر ہوئے۔ تقدیر الٰہی کا یہ وہ حقیقی تصور ہے جس کے سامنے اس مسئلہ پر اٹھنے والے بعض سوالات خود بخود گر جاتے ہیں۔ یہ ایک بہت وسیع اور مشکل مضمون ہے۔ اس کے متعلق عدم علم کی وجہ سے غلط مفروضے بنا کر اعتراض کئے جاتے ہیں۔

سود اور تجارتی نفع میں کیا فرق ہے

ایک دوست کے سوال پر کہ ایک شخص بنک میں روپیہ جمع کروا کر اور مقررہ شرح کے مطابق نفع لیتا ہے جسے سود کہا جاتا ہے اور یہ ناجائز ہے۔ لیکن ایک دوسرا شخص اپنے روپیہ سے بلڈنگ بنا کر کرایہ پر دے دیتا ہے تو یہ جائز۔ حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اس سوال کو خود قرآن کریم میں بیان فرمایا ہوا ہے کہ بعض لوگ کہتے ہیں تجارت اور ربوٰا تو ایک جیسی چیزیں ہیں مگر اللہ نے ایک کو حلال اور دوسری کو حرام قرار دیا۔ اس مسئلہ کو باریک نظر سے دیکھا جائے تو فرق نمایاں ہے۔ مثلاً عمارت بنوانا اقتصادیات اور قانون قدرت کے طبعی قوانین کے تابع ہے۔ عمارت بنوتے وقت کچھ خطرات مول لینے پڑتے ہیں مثلاً غلط قسم کا میٹریل استعمال ہونے کی وجہ سے عمارت کے منہدم ہو کر یا طبعی قانون کے تابع زمین دھنس جانے کی وجہ سے روپیہ ضائع بھی ہو سکتا ہے اور کبھی اچانک اقتصادی حالات بدلتے ہیں تو اس کی قیمت گر جاتی ہے پھر عمارت کی MAINTENANCE کی ذمہ داریاں ہیں جو مالک ادا کرتا ہے۔ لیکن اس کے برعکس جہاں تک سود کی آمد کا تعلق ہے وہ ایک مقررہ منافع ہے جس میں کوئی تبدیلی نہیں اور روپیہ رکھنے والے کی کوئی ذمہ داری نہیں ہے۔ اگر بنک میں اس کا سارا روپیہ ضائع بھی ہو جائے تب بھی قانوناً بنک اس کو واپس کرنے کا ذمہ دار ہے۔ یہ اس مسئلہ کے گہرے مطالعہ سے سود کی حرمت اور تجارت کی حلت میں ایک اور بنیادی اور حقیقی فرق نظر آتا ہے کہ سودی کاروبار کرنے والوں کے درمیان ہونے والے معاہدہ کی رو سے نہ کوئی تعمیری کام ہوتا ہے نہ کوئی چیز PRODUCE ہوتی ہے جبکہ مکان بنانے میں بھی نوع انسان کے مفادات وابستہ ہیں۔ سودی نظام سے ایسی سوسائٹی پروان چڑھتی ہے جس کی اپنی خصوصیت اقتصادی معاملات میں کم ہوتی چلی جاتی ہے۔ سارا روپیہ ایسے ہاتھوں میں جا کر اقتصادی کاروبار چلاتا ہے جس کے نتیجہ میں سرمایہ داری کو تقویت ملتی ہے اور عوام الناس کا ان لوگوں سے اقتصادی فاصلہ بڑھتا چلا جاتا ہے ایسی صورت میں روپیہ پر منافع محض ایک دھوکہ بن کر رہ جاتا ہے۔ کیونکہ اس طرح جب بڑے لوگوں کے ہاتھ میں روپیہ اکٹھا ہو کر بڑی بڑی اقتصادی مشین چلاتا ہے تو اس صورت میں یہ فیصلہ کرنا ان کے بس میں ہوتا ہے کہ فرد نے روپیہ پر جو منافع لیا ہے۔ اس کا فائدہ اس کو پہنچائیں یا نہ پہنچائیں۔ چنانچہ جب وہ فائدہ نہیں پہنچانا چاہتے تو INFLATION یعنی افراط زر کا رخ تیز کر کے روپے کی قیمت گرا دیتے ہیں جبکہ مکان بنوانے میں الا ماشاء اللہ یہ صورت نہیں ہوتی سود کی روپیہ کا انفرادی سوسائٹی میں بھی دھوکا ہو رہا ہے اور قومی طور پر بھی۔ غریب قومیں سودی نظام کی چکی میں پس رہی ہیں۔ بڑی طاقتیں ان کا خون چوس رہی ہیں۔ بظاہر منافع کی صورت میں جو پیسہ ملتا ہے اس سے کہیں زیادہ افراط زر کی وجہ سے پیسے کی قیمت گر جاتی ہے اور روپیہ منفی قدر اختیار کر جاتا ہے لیکن اگر کسی نے مکان بنانے کے لئے پلاٹ خریدا ہو تو قیمت دگنی تگنی ہو جاتی ہے۔ یہ تجارت ہے اور وہ سود ہے۔ قرآن کریم نے سود سے منع کیا اور تجارت کی اجازت دی جو حکمتوں پر مبنی ہے۔

قبر کا عذاب

عاقبت کی فکر میں عذاب قبر، حشر و نشر اور جزا و سزا کی حقیقت معلوم کرنے کے لئے ان مجالس میں سوالات ہوئے۔ حضور نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے مختلف افراد سے قبر کے عذاب کی مختلف نوعیتوں پر روشنی ڈالی۔ آپ نے فرمایا مرنے کے بعد ہر روح کے مزاج اور حالات کے مطابق ایک شعور بیدار ہوگا اور وہ شعور اس کو یہ بتائے گا کہ وہ کس سمت کی طرف جا رہا ہے۔ طمانیت کی طرف جا رہا ہے یا بے چینی کی طرف۔ دونوں قسم کے آثار اس پر کھلتے چلے جائیں گے۔ حشر و نشر سے پہلے قبروں میں رہنے کا ایک بہت لمبا زمانہ ہے جس کی مثال ماں کے پیٹ میں جنین کی ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ جنین نے اپنے سفر کا آغاز ایک کیڑے کی حالت میں کیا جب کہ مرنے کے بعد انسانی روح اپنے سفر کا آغاز ایک باشعور ہستی ہونے کی حالت میں کرتی ہے۔ پیدائش اول نفس واحدہ سے ہوئی تو پیدائش ثانی بھی نفس واحدہ کی طرح ہوگی اور نفس واحدہ کی پیدائش کس طرح ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا خود کرو ان کے پیٹ میں ہم تمہیں کیا شکلیں دیتے ہیں جس طرح وہ خلق ہوتی ہے اسی طریق پر اخروی خلق بھی ہوگی۔ مرنے کے بعد حشر و نشر تک کا سارا فاصلہ طے کئے جانے کے دوران وہ اس دنیا سے منقطع نہیں ہونگے۔ ان سے جب پوچھا جائے گا کہ کتنا عرصہ دنیا میں رہے تو وہ کہیں گے یوماً او بعض یوم۔ ایک دن یا دن کا بھی ایک معمولی حصہ جو بہت ہی تھوڑا عرصہ ہے گزرا ہوا وقت جتنا پیچھے رہ جائے اتنا چھوٹا دکھائی دیتا ہے۔ دنیا کی زندگی کی مثال دے کر بتا دیا کہ یوم حشر کا فاصلہ بھی چند لمحوں سے زیادہ محسوس نہیں ہوگا گویا ایک تاثر آیا اور گزر گیا۔ یہ سارا زمانہ جس میں مختلف حالتیں رونما ہوتی ہیں قبر کا زمانہ ہے جو وسیع دور پر محیط ہے۔ تاہم اس سے مراد وہ ظاہری قبر نہیں جس میں تدفین عمل میں آتی ہے بلکہ کوئی اور قبر ہے جس کے متعلق حدیث میں آتا ہے کہ مرنے والا اگر نیک ہے تو جنت کی خوشگوار ہوا کی اور اگر برا ہے تو جہنم کی کھڑکیاں کھل جاتی ہیں۔ اس سے صاف پتہ چلتا ہے کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جس قبر کی بات کر رہے ہیں وہ یہ ظاہری قبر نہیں ہے اور نہ مادی جسم کا قبر کے عذاب سے کوئی تعلق ہے۔

ایک متبرک یادگار

الیس اللہ بکاف عبدہ کی انگوٹھی جو حضور نے انگلی میں پہن رکھی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک الہام کی بابرکت یادگار ہے۔ جسے اب جماعتی ورثہ کے طور پر خلیفۂ وقت کو منتقل کر دیا جاتا ہے۔ اس کے متعلق ایک دوست نے سوال کیا کہ اس متبرک انگوٹھی کو بوسہ دینے سے شرک تو نہیں ہو جائے گا۔ حضور نے فرمایا اس کو بوسہ دینا اور محبت کا اظہار کرنا اگر تو محبت کی حد تک رہے تو شرک نہیں ہے۔ اگر اس میں نامناسب تعظیم کا عنصر داخل ہو جائے کہ گویا اس انگوٹھی کو بوسہ دینے کے نتیجہ میں یہ سمجھ لیا جائے کہ انسانی ہونٹ جو کچھ کریں گے ان میں ایک برکت جاری ہو جائے گی تو یہ فعل شرک پر منتج ہوگا پس براہ راست بوسہ دینے میں تو کوئی شرک نہیں ہے لیکن کیا سمجھ کر بوسہ دے رہے ہیں یہ اصل سوال ہے۔ اگر تو یہ ویسے ہی محبت اور پیار کے اظہار کے طور پر ہے جیسے لوگ اپنے دوستوں اور پیاروں کی یادوں کو چومتے ہیں تو یہ شرک نہیں لیکن اگر اس انگوٹھی میں الٰہی صفات تصور کی جائیں تو یہ فعل شرک بھی بن سکتا ہے اس لئے عمومی فتویٰ نہیں دیا جا سکتا ہو سکتا ہے کہ بوسہ دینے والوں میں شرک کا بیج بھی آجائے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیوں کی بھاری اکثریت شرک سے کلیتہً پاک ہے۔ وہ تو اس انگوٹھی کو اللہ تعالیٰ کے پیار کے اظہار کی بابرکت یاد کے طور پر لیتے ہیں اور اس سے اس لئے پیار کرتے ہیں کہ یہ بابرکت انگوٹھی ہمارے ایک محبوب کی انگلی میں بڑی دیر تک رہی ہے اس لئے اس کو بوسہ دینا شرک نہیں ہے

گمنام سوالات نہ کریں

علم و عرفان کی مجالس میں سوالات کرنے کے بارہ میں بھی حضور نے اصولی ہدایت دی آپ نے فرمایا بعض لوگ تحریری سوالات بھجواتے وقت اپنا نام نہیں لکھتے تھے۔ ایسے دوستوں کے متعلق حضور نے فرمایا کہ ان کو اپنا نام لکھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دینا چاہیئے اس میں کوئی حرج نہیں ہے بلکہ فائدہ ہے۔ بے نام کے جب سوال ہوتے ہیں تو ان میں غیر ذمہ داری بھی آجاتی ہے۔ کئی سوالات جن میں نام نہیں لکھا ہوتا وہ دراصل سوال کرنے والے کی اس اندرونی حالت کو ظاہر کرتے ہیں کہ ان کے دل میں تھوڑی سی کھٹک ہوتی ہے کہ یہ پتہ نہ لگے کہ سوال کرنے والا کون ہے ایسے سوالوں کا جواب دینا بھی مناسب نہیں ہے بہتر یہی ہے کہ احساس ذمہ داری کے پیش نظر جرأت کے ساتھ اپنا نام لکھا کریں گمنام خطوط یا شکایات سے قوم میں منافقت اور بزدلی پیدا ہوتی ہے اسی لئے ہماری جماعت کا یہ دستور ہے کہ ایسی صورت میں کوئی کارروائی نہیں کی جاتی۔

دوسرے اختلافی مسائل سے متعلق روزمرہ کے سوالات پر تفصیلی بحثیں ہو چکی ہیں جو (SSATTES) کی شکل میں مہیا ہیں۔ ان میں مسائل کو خوب کھنگالا گیا ہے اس لئے ایسے مسائل بھی بار بار نہیں اٹھانے چاہئیں۔ علمی مجالس میں ایسے سوالات آنے چاہئیں جو واقعۃً ذہن میں کوئی خلش پیدا کرتے ہیں۔ اور ان کا جواب عام طور پر ہمارے لٹریچر میں موجود نہیں۔

اگر جنت دائمی ہے تو حضرت آدمؑ کو جنت سے کیوں نکالا گیا

ایک بچے نے یہ سوال کیا کہ قرآن کریم میں مومنوں کو جنت کی بشارت دی گئی ہے جس میں ہمیشہ رہتے چلے جائیں گے لیکن حضرت آدمؑ کو اس جنت سے نکال دیا گیا اس کی کیا وجہ تھی۔ حضور نے فرمایا اس لئے کہ جس جنت میں مومنوں نے جانا ہے۔ حضرت آدمؑ اس جنت سے آئے ہی نہیں تھے یہ کہنا کہ آسمان پر کوئی جنت تھی جہاں سے حضرت آدم کو نکال کر نیچے پھینکا گیا تھا صحیح نہیں۔ حضرت آدمؑ والی جنت سے مراد شریعت کی ایک ایسی جنت ہے جس میں سے انسان کو بار بار نکالا جا سکتا ہے چنانچہ قرآن کریم سے یہ پتہ چلتا ہے کہ حضرت آدمؑ جس جنت سے نکالے گئے تھے اسی ابتلاء میں اور بھی کئی لوگ مبتلا ہو سکتے ہیں۔ جو اس دنیا میں رہتے ہیں اور جنت میں ابھی داخل ہی نہیں ہوئے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:-

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ لَا يَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ كَمَآ اَخْرَجَ اَبَوَيْكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ۔

(الاعراف آیت ۲۸)

دیکھنا جس طرح شیطان نے فتنے میں ڈال کر اور دھوکا دے کر تمہارے ماں باپ کو جنت سے نکال دیا تھا اسی طرح تمہیں بھی کہیں ابتلاء میں نہ ڈال دے۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ یہ کوئی ایسی جنت ہے جو اس دنیا میں ساتھ ساتھ پھرتی ہے اور بار بار پیدا ہوتی ہے۔ اور جیسا کہ قرآن کریم سے ثابت ہے وہ جنت شریعت کی جنت ہے۔ جو لوگ شریعت کا جوا اپنی گردن پر اٹھا لیتے ہیں ان کی زندگی جنت بن جاتی ہے اور اس دنیا میں ایک انتہائی پُرامن اور سلامتی کا معاشرہ وجود میں آجاتا ہے اس جنت میں حکم عدولی کے نتیجہ میں جو کیفیت پیدا ہوتی ہے اس کو جنت سے نکلنا قرار دیا گیا ہے۔ ایک شجرہ طیبہ تھا جس سے پھل کھانے کی اجازت تھی اور ایک شجرہ ممنوعہ تھا جس سے پھل کھانے کی اجازت نہیں تھی یعنی بعض احکام اور بعض مناہی ہیں جب انسان "نہ کرو" والے معاملہ میں دخل دیتا ہے تو دنیائے عمل کی جنت سے باہر آجاتا ہے پھر اس کے لئے امن کی حالت ختم ہو جاتی ہے۔ حضرت آدمؑ کے واقعہ کا ذکر کر کے اللہ تعالےٰ نے یہ تنبیہ فرمائی ہے کہ شیطان ایک دفعہ تمہیں دھوکا دے بیٹھا ہے اب دوبارہ تمہیں دھوکا دے کر تمہارے ساتھ بھی وہی کچھ نہ کر بیٹھے جو پہلوں سے کیا تھا۔ جماعت احمدیہ کے لئے اس میں بڑا بھاری سبق ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو احیائے اسلام کیا ہے اور "کرو نہ کرو" کی تعلیم دے کر قرآنی جنت کا حسین تصور پیش کیا ہے۔ اس سے بڑھ کر شریعت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر عمل پیرا ہو کر جنت پانے کا اور کوئی ذریعہ نہیں ہے۔ اس لئے ہمارا فرض ہے کہ ہم اس نکتے کو سمجھیں اس کی حفاظت کریں اور آئندہ نسلوں کے لئے بھی جنت کے بعد جنت پیدا کرتے چلے جائیں۔

ایک بیّن حقیقت ایک عظیم سعادت

ایک مہمان دوست جو نابینا ہیں۔ اسلامک سٹڈیز میں ایم اے کیا ہوا ہے اور کراچی کے ایک کالج میں بریل پڑھاتے ہیں (بریل نابیناؤں کو پڑھانے کا ایک خاص طریق ہے) مجلس میں تشریف رکھتے تھے۔ انہوں نے کہا عیسائیوں کی طرف سے یہ اہانت آمیز سوال کیا جاتا ہے کہ مسلمان اور ان کے نبی حضرت ہاجرہ کی اولاد ہیں اور حضرت ہاجرہ انہی کی روایت کے مطابق لونڈی تھیں۔ اس کی وضاحت فرمائی جائے۔ حضور نے فرمایا حضرت یوسف علیہ السلام کے متعلق ان کی بائیبل تسلیم کرتی ہے کہ وہ ایک غلام کے طور پر منڈی میں بکے تھے اس پر اعتراض نہیں ہوا تو کسی کی ماں لونڈی تھی اور آزاد ہو گئی تو اس پر ان کو کیا اعتراض ہے اسی طرح حضرت موسیٰ اور ان کی قوم کے متعلق بائیبل تسلیم کرتی ہے کہ وہ فرعون کے غلام تھے اور سارا سلسلہ غلام در غلام چلا آرہا تھا۔ فرمایا جب آپ عیسائیوں سے بات کریں تو قرآن کریم سے دلیل نہ دیں کیونکہ وہ اس کو نہیں مانتے۔ ایسی صورت میں بائیبل تک محدود رہنا چاہیئے خود بائیبل یہ کہتی ہے کہ یہ مبشر اولاد تھی۔ اسحٰق کے متعلق پلوٹھی کا دعویٰ بھی غلط ہے۔ کیونکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جب خوشخبری دی گئی تو بائیبل کے مطابق انہوں نے جواب دیا کہ تیرے حضور اسماعیل ہی جیتا رہے۔ اگر اسماعیل پہلے تھا ہی نہیں تو "جیتا رہے" کہنے کا کوئی مقصد نہیں اس لئے پلوٹھے بھی حضرت اسماعیل ہی ہیں اور خوشخبری کے مصداق بھی وہی ہیں۔ امر واقعہ یہ ہے کہ ایک رؤیا کی بناء پر حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت ہاجرہ اور اسماعیل کو مکہ کی بے آب و گیاہ وادی میں چھوڑ آئے اس رؤیا میں قربانی کا ذکر ہے۔ عیسائی اس واقعہ کو گھسیٹ کر اسحٰق پر لگانے کی کوشش کرتے ہیں۔ حالانکہ حضرت اسحٰق کی جلاوطنی اور ذبیحہ کا کوئی واقعہ بائیبل میں نہیں ملتا نہ ان کی قوم میں یہ روایت پائی جاتی ہے جب کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام جس قوم میں آباد ہوئے اُن میں آج تک روائتیں چلی آرہی ہیں اور قربانی بھی خانہ کعبہ سے وابستہ ہے۔ اس لئے خود بائیبل سے اس بات کے قطعی ثبوت موجود ہیں کہ حضرت ہاجرہ اور اسماعیل کی ہجرت اللہ تعالےٰ کی بشارتوں کے تابع تھی۔ اگرچہ عیسائی بظاہر اس پر اعتراض تو بہت کرتے ہیں لیکن اُن کے دل مانتے ہیں کہ یہ ایک عظیم سعادت تھی جو حضرت اسماعیل علیہ السلام کے حصہ میں آئی۔ اس لئے اس حقیقت پر پردہ ڈالنے کے لئے جو حربے استعمال کرتے ہیں۔ خود بائیبل سے اُن کا کوئی ثبوت نہیں ملتا۔

میاں بشیر احمد صاحب آف نارووال کا ذکرِ خیر

مکرم خالد احمد شمس صاحب۔ احمدیہ مشنری مساکا یوگنڈا

عاجز کے والد میاں بشیر احمد صاحب مرحوم کو فوت ہوئے اگرچہ دو سال کا عرصہ ہو گیا ہے۔ مگر یوں لگتا ہے کہ جیسے آج کی بات ہے محترم آباجان نارووال ضلع سیالکوٹ سے تعلق رکھتے تھے۔ ہمارے دادا جان محترم میاں فیض اللہ مرحوم اور اُن کے بزرگ اکثر تدریسی شعبہ سے تعلق رکھتے رہے ہیں اور میاں کے نام سے مشہور ہیں۔

محترم ابا جان بچپن سے ہی احمدیت کے شیدائی تھے اور اکثر غیر مسلم اور غیر احمدیوں سے مناظرہ کرتے رہتے تھے اور مناظر کے نام سے اپنے دوستوں میں مشہور تھے۔ عاجز جب جامعہ احمدیہ میں داخل ہوا تو آباجان نے اپنے ہاتھوں سے تیار کئے ہوئے نوٹس خاک رکو دیئے جن کا خاص طور پر مجھے بہت فائدہ ہوا۔

محترم ابا جان نے خدا سے وعدہ کیا تھا کہ اگر اللہ تعالےٰ ان کے بھائی ہمارے چچا جان کو اولاد کی نعمت عطا کرے تو میں اپنا بچہ وقف کر دوں گا۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ نے آباجان کی دعا کو قبول کیا اور شادی کے دس سال بعد ہمارے چچا جان کو اللہ تعالےٰ نے بیٹا عطا کیا۔ جبکہ علاج معالجہ کروا کر بھی مایوس ہو چکے تھے۔

ابا جان اپنے وعدہ پر قائم رہے اور جب عاجز پیدا ہوا تو اسی دن مجھے وقف کیا اور حضرت مصلح موعود کی خدمت اقدس میں خط لکھا۔ آباجان ہمیشہ مجھے یہی تلقین کرتے رہے کہ بیٹے تم وقف ہو تمہارا دھیان کسی اور طرف مت جائے۔ چنانچہ انہیں کی طفیل آج عاجز خلیفۂ وقت کی دعاؤں کے سہارے یوگنڈا میں تبلیغ اسلام میں مصروف ہے۔

آباجان مرحوم ۱۹۵۳ء سے پہلے میانوالی میں جماعت احمدیہ کے صدر بھی رہے اور ۱۹۵۳ء کے فسادات میں سارا کاروبار ختم ہو گیا۔ چنانچہ آپ ربوہ آگئے اور یہاں مکان بنا کر تمام بہن بھائیوں کو مرکز میں رکھا اور ہمیشہ فرمایا کرتے تھے کہ میں نے اکیلے رہنا منظور کیا ہے اور تمہاری والدہ اکیلے میں لے کر تم کو رہ رہی ہے صرف اس لئے کہ تمہاری تربیت اچھی ہو۔

آپ دفتر دوم تحریک جدید کے ممبر رہے اور دفتر سے سند خوشنودی بھی حاصل کی۔

آپ اکتوبر ۱۹۸۱ء میں انصار اللہ کے اجتماع میں شرکت کے لئے کوئٹہ سے تشریف لائے جمعرات کی شام عاجز نے ان کی ٹکٹ بنوائی لیکن یہ اجتماع ستنا ان کے لئے مقدر نہ تھا۔ جمعہ کی صبح ۳ بجے دل پر حملہ ہوا اور صبح ۶ بجے فضل عمر ہسپتال میں اپنے مولا حقیقی سے جا ملے

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ

ابا جان مرحوم نے عاجز کو ہی صرف وقف نہیں بلکہ ہماری ہمشیرہ کو ایک واقف زندگی عزیز الرحمٰن صاحب خالد کے ساتھ بیاہ دیا۔ جو کہ خدا کے فضل سے گھانا میں مصروف تبلیغ اسلام ہیں۔

تمام احباب سے والد صاحب کے درجات کی بلندی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جاپان کے بارہ میں تین ارشادات عالیہ

مکرم عطاء المجیب راشد صاحب
امیر و مبلغ انچارج
جاپان

اس مختصر نوٹ کے ذریعہ جاپان میں تبلیغ اسلام کی اہمیت، ضرورت اور طریق کے بارہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات اکٹھے کر رہا ہوں ابتدائی دو ارشادات (جن میں سے ایک خلافت پر متمکن ہونے سے قبل اس وقت کا ہے جب آپ وکیل التبشیر کے طور پر خدمت بجا لا رہے تھے) تو براہ راست جاپان کے بارہ میں فرمائے ہیں اور تیسرا ارشاد سری لنکا کی جماعت کے نام حضور کے ایک پیغام سے لیا گیا ہے جس میں حضور نے بدھوں میں تبلیغ اسلام کی ضرورت پر زور دیا ہے۔ جاپان بھی خاص طور پر اس ارشاد کا مخاطب ہے کیونکہ جاپان میں اکثریت بدھ مت کے ماننے والوں کی ہے۔

اس مختصر تعارف کے ساتھ حضور کے ارشادات ذیل میں درج کرتا ہوں۔

—۱—

۱۹۷۷ء میں وکیل التبشیر کی حیثیت میں تحریر فرمایا:-

"جاپان میں احمدیت کے نفوذ کے لیے دوسرے ملکوں کی نسبت بہت زیادہ کوشش، حکمت عملی اور دعا کی ضرورت ہے یہ قوم مشرق بعید کی بعض دوسری قوموں کی طرح مذہب کے اسلامی تصور سے اتنی دور ہے کہ ان کے لیے اس فلسفہ کو پوری طرح جذب کرنا اور پھر شریعت کا جوا پہننا جوئے شیر لانے کے مترادف ہے۔ میں سمجھتا ہوں مسیح کی منتظر کنواریوں سے مراد ایسی ہی قومیں ہیں جو عرصہ دراز سے کسی نبی کی فرمانبرداری میں نہیں آئیں اور نبوت سے نابلد ہیں۔ بہرحال یہ کام مسیح موعود کے غلاموں نے ہی کرنا ہے۔

دعا اور خلوص اور حکمت اور استقلال کے ساتھ کام کریں تو اللہ تعالیٰ خود ہی راستے بھی دکھلا دے گا۔ اگر آپ جاپانی ذہن کو اس بات کا قائل کر سکیں کہ اسے آپ کی ضرورت ہے نہ کہ آپ کو اس کی تو یہ تاجر قوم لازماً آپ کی طرف توجہ کرے گی۔ اس کے بغیر ان کی دلچسپی محض اظہار اخلاق ہے۔"

(مکتوب وکالت تبشیر ۲۵۵۴ مجررہ ۸ ستمبر ۱۹۷۷ء)

—۲—

۱۹۸۲ء کے دورہ یورپ کے دوران مسجد نور فرانکفورٹ (مغربی جرمنی) میں منعقد ہونے والی مجلس شوریٰ کے دوران ایک موقع پر حضور نے فرمایا:-

"ایک مجلس میں اتنی OVER LOADING بھی نہیں ہونی چاہیئے (یہ حکمت کا تقاضہ ہے) کہ جس سے لوگ بھاگیں۔ پہلی مجلس میں تھوڑا تھوڑا رکھیں اور ذرا محبت پیدا کریں جب واسطے مستقل ہوتے جائیں گے ساتھ ساتھ جتنا جتنا ہضم کرے کوئی اتنا اتنا دیں۔ حضرت مصلح موعودؓ کو جاپان کے سلسلہ میں جب بہت فکر تھی کہ میں تبلیغ کروں تو اللہ تعالیٰ نے رؤیا کے ذریعہ ایک بات سمجھائی وہ یہی تھی۔ آپ نے دیکھا رؤیا میں کہ ایک پرندہ ہے جو جاپان کا مظہر ہے اور وہ اڑنے کی کوشش کرتا ہے تو گر جاتا ہے تو میں اس کو کھلانا چاہتا ہوں لیکن میں دیکھتا ہوں کہ وہ اتنا کمزور ہے کہ اس کا معدہ اس کو ہضم نہیں کر سکے گا جو میں دینا چاہتا ہوں تو پھر میں اس کو تھوڑا تھوڑا دیتا ہوں اور سوچتا ہوں کہ یہ اس کی طاقت جو ہے اس کے مطابق اس سے سلوک ہونا چاہیئے اور اتنی جلدی یہ ہضم نہیں کرے گا۔ تو وہ آپ جب بات کر رہے تھے تو مجھے وہی رؤیا یاد آ رہی تھی کہ بعض قوموں کی دینی حالت اتنی کمزور ہوتی ہے کہ ان کا معدہ بہت باتوں کو ہضم کر ہی نہیں سکتا۔"

—۳—

جماعت احمدیہ سری لنکا کے جلسہ سالانہ کے موقع پر اپنے خصوصی پیغام میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:-

"آپ خاص طور پر بدھوں میں تبلیغ کی طرف توجہ دیں۔ انہیں اسلام کی نجات کی فلاسفی اور اس کی اعلیٰ تعلیم سے آگاہ کریں۔ ابھی تک بدھوں میں تبلیغ کی طرف ہم نے توجہ نہیں کی۔ اسلام کی تعلیم عالمگیر، ہمہ گیر اور آفاقی ہے پھر کوئی وجہ نہیں کہ اپنے بدھ بھائیوں کی طرف ہم توجہ نہ کریں۔ اگر ہم انہیں یہ باور کرا سکیں کہ روح کی شانتی اور خدا کا قرب اب صرف اسلام میں ہی ہے تو انشاء اللہ وہ لوگ بھی اسلام کی طرف توجہ کریں گے۔"

(الفضل ۱۹ دسمبر ۱۹۸۲ء)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں حضور کے ان مبارک ارشادات کے عین مطابق سعی مشکور کی توفیق و سعادت سے نوازے آمین۔

اعلان بابت کتابچہ

"احمدی مسلمز" (دوسرا انگلش ایڈیشن)

کتاب "احمدی مسلمز" (مختصر تاریخ احمدیت) کا نیا دوسرا انگلش ایڈیشن پانچ ہزار کی تعداد میں نئے اضافہ جات کے ساتھ لجنہ مرکزیہ کے شعبہ اشاعت کے تحت دوبارہ شائع کروایا گیا ہے۔ اس نئے ایڈیشن میں مزید دو اہم تاریخی ابواب کا اضافہ کیا گیا ہے۔ اضافہ شدہ نئے ابواب میں اپنے پیارے امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کے ۱۷ سالہ دورِ خلافت پر محیط ان گنت تحریکات اور واقعات احاطہ تحریر میں لائے گئے ہیں۔ آخری باب میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورِ خلافت کے آغاز کا تذکرہ ہے۔

اس کتاب میں جو اہم بنیادی معلومات بہم پہنچائی گئی ہیں ان کا جاننا صرف طلباء و طالبات کے لیے مفید ہے بلکہ جماعت کے ہر ممبر کے لیے اس کا پڑھنا مفید ہے۔ خصوصی طور پر یہ کتاب بیرون از پاکستان کی لجنات کے لیے دوبارہ شائع کروائی گئی ہے۔ اس لیے بیرون لجنات کی صدر صاحبات اس امر کی طرف خصوصی توجہ دیں۔ پاکستان کی شہری لجنات بھی اس کتاب کو خریدنے کی طرف فوری توجہ دیں۔

یہ کتاب مطلوبہ تعداد میں جلد سے جلد لجنہ مرکزیہ سے آرڈر بک کروا کر فوری منگوا لیں۔ نیز مبلغین سلسلہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنے ملک میں اس کتاب کی خرید کی تحریک فرمائیں۔ کتاب کی قیمت صرف دس روپے ہے

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع انشاء اللہ ۲۱، ۲۲، ۲۳ اکتوبر ۱۹۸۳ء کو منعقد ہوگا جس میں ہر شہر، قصبہ اور گاؤں سے جہاں لجنہ کی تنظیم قائم ہے لجنہ اور ناصرات کی نمائندگی لازمی ہوگی۔ ہر ضلع کی صدر لجنہ کو بھی اس طرف توجہ دینی چاہیئے۔ کہ وہ اپنی ضلع کی لجنات سے رابطہ قائم کر کے انہیں اجتماع میں شمولیت کی تلقین کریں۔

ربوہ پہنچ کر دفتر میں نام درج کروانا بہت ضروری ہے جو نمائندہ یا زائرہ اپنا نام درج نہیں کرائے گا اسے اجتماع میں شریک نہیں سمجھا جائے گا۔ جہاں سے ایک سے زائد زائرات آئیں ان کی نگران ان کے ناموں اور عہدوں کی تحریری فہرست دفتر کو مہیا کریں۔

زائرات جتنی چاہیں آ سکتی ہیں۔ لیکن ان کے قیام و طعام کی ذمہ داری بھی اسی صورت میں لجنہ مرکزیہ پر ہوگی۔ جبکہ اس کے پاس مقامی لجنہ کی صدر کی تصدیق ہو اور آنے سے قبل اطلاع بھی ہو۔ بصورت دیگر اپنا انتظام خود کریں۔

(جنرل سیکرٹری لجنہ مرکزیہ)

سالانہ اجتماع انصار اللہ مرکزیہ

انصار اللہ کا سالانہ اجتماع مورخہ ۲۸ تا ۳۰ اکتوبر ۱۹۸۳ء منعقد ہو رہا ہے۔ اجتماع میں تمام مجالس کی نمائندگی / حاضری لازمی ہے۔ تمام زعماء / زعماء اعلیٰ۔ ناظمین اضلاع کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق محترم امراء صاحبان و صدران جماعت و مربیان کرام سے بھرپور تعاون کے ساتھ جہاں مجالس کی نمائندگی سو فیصد بنائیں وہاں ہر جماعت اور مجلس سے زیادہ سے زیادہ انصار کو اس بابرکت اجتماع سے استفادہ کے لئے مرکز میں لائیں۔ پاکستان کی کوئی ایسی مجلس نہیں رہنی چاہیئے جہاں سے کسی فرد نے اجتماع میں شرکت نہ کی ہو۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تبرکات از کشتی نوح

"پس تم یاد رکھو کہ بغیر یقین کے تم تاریک زندگی سے باہر نہیں آسکتے۔ اور نہ روح القدس تمہیں مل سکتا ہے۔ مبارک وہ جو یقین رکھتے ہیں کیونکہ وہی خدا کو دیکھیں گے۔ مبارک وہ جو شبہات اور شکوک سے نجات پا گئے ہیں کیونکہ وہی گناہ سے نجات پائیں گے۔ مبارک تم جب کہ تمہیں یقین کی دولت دی جائے کہ اس کے بعد تمہارے گناہ کا خاتمہ ہوگا۔ گناہ اور یقین دونوں جمع نہیں ہو سکتے۔ کیا تم ایسے سوراخ میں ہاتھ ڈال سکتے ہو جس میں تم ایک سخت زہریلے سانپ کو دیکھ رہے ہو۔" (از کشتی نوح صفحہ ۸۸-۸۹)

(نائب تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

یوم تحریک جدید

یوم تحریک جدید میں مندرجہ ذیل باتوں کا جائزہ لیں:۔

(۱) گزشتہ سال کی نسبت سال رواں کے وعدے کم از کم ڈیوڑھے ہوں۔

(۲) ۳۱ اکتوبر سے قبل وصولی کو سو فی صد کرنے کی بھرپور کوشش

اس قسم کی خوشکن رپورٹیں بھجوانے والی جماعتوں کے نام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں دعا کے لئے پیش کئے جائیں گے۔ (وکیل المال اوّل)

برائے توجہ صدر صاحبات لجنات اماء اللہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے ۱۹۶۶ء کے لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر مستورات سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"اگر تمام احمدی بچے جو آپ کی گودوں میں پلتے ہیں، تمام احمدی بچے جن کی تربیت کی ذمہ داری آپ پر ہے اس طرف متوجہ ہوں۔ آپ ان کی ذہنی تربیت اس رنگ میں کریں کہ وہ کم از کم ایک اٹھنی (موجودہ شرح کے مطابق ایک روپیہ) ماہوار خدا تعالیٰ کی راہ میں وقف جدید کے لئے خود جماعت کو پیش کریں تو میں سمجھتا ہوں کہ وقف جدید کا سارا بجٹ بچوں کے چندہ سے پورا ہو سکتا ہے۔ لیکن اس طرف پوری توجہ کی ضرورت ہے اور بچوں کے ذہنوں میں آپ وقف جدید کی اہمیت بٹھا نہیں سکتیں جب تک خود آپ کے ذہن میں وقف جدید کی اہمیت نہ بیٹھی ہو۔"

تمام لجنات کی صدر صاحبات سے گزارش ہے کہ وہ حضور اقدس رحمہ اللہ کے مندرجہ بالا ارشاد کو پیش نظر رکھتے ہوئے اپنی بچیوں کو چندہ وقف جدید کی اہمیت کا احساس دلائیں اور کوشش کر کے خصوصی معاونات بنائیں۔ لجنہ ربوہ اور راولپنڈی نے ایک اچھی تعداد میں تحریک مجاہدات کی طرف سے ایک صد روپیہ یا زائد کی ادائیگی کی ہے۔ باقی مجالس کو بھی اس نیک نمونہ کی تقلید کرتے ہوئے اس طرف خصوصی توجہ دینی چاہیئے۔

تمام مجالس کی سیکرٹریان ناصرات کو چاہیئے کہ وہ اپنی مجالس میں جائزہ لیں کہ کیا ہر احمدی بچی اس مالی جہاد میں حصہ لے کر اپنے آقا کی آواز پر لبیک کہہ رہی ہے؟

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

ماہنامہ "خالد" اور "تشحیذ الاذہان" کے خریداران سے درخواست

ماہنامہ خالد اور ماہنامہ "تشحیذ الاذہان" کے خریداران میں سے اگر کسی دوست کو ماہ مارچ - جون - جولائی اور اگست ۱۹۸۳ء کا پرچہ نہیں ملا تو براہ کرم وہ خط لکھ کر دوبارہ منگوالیں۔ ماہ اپریل / مئی ۸۳ء کا "سیدنا ناصر نمبر" سب دوستوں کو بذریعہ وی پی پی بھجوایا جا چکا ہے۔ اگر کسی دوست نے وی پی پی وصول نہ کی ہو اور وہ اس نمبر کو حاصل کرنا چاہتے ہوں تو دفتر خالد و تشحیذ سے یہ پرچہ حاصل کر سکتے ہیں۔"

(منیجر "خالد" و "تشحیذ" ربوہ)

درخواست ہائے دعا

-• خاکسار کا بڑا بیٹا ہمایوں رشید ہاشمی پچھلے دنوں بعارضہ ہیضہ تشویشناک طور پر بیمار ہو گیا تھا اب کچھ افاقہ ہے۔
(ہارون الرشید ہاشمی - لاہور)

-• برادرم ملک مبارک احمد صاحب سپرنٹنڈنٹ انجینئر کی صاحبزادی نے اس سال ایف ایس سی میں اعلیٰ کامیابی حاصل کی ہے۔
(منصور احمد ملک - لاہور)

-• میرے داماد ڈاکٹر محمد قاسم صاحب ایک سال سے بیمار ہیں نشتر ہسپتال ملتان میں داخل ہیں
(ملک فتح محمد - دارالرحمت وسطی ربوہ)

-• میرے بھتیجے عزیزم زبیر احمد ابن محمد سعید صاحب کینیڈا کا کچھ عرصہ قبل ایکسیڈنٹ ہو گیا جس کے نتیجہ میں دایاں ہاتھ اور بازو بری طرح متاثر ہوا تھا۔ ابھی تک ہاتھ سے صحیح طور پر کام نہیں کر سکتا نیز خاکسار آجکل کندھوں اور گردن میں تکلیف کی وجہ سے بیمار ہے۔ (محمد نصیب عارف - راولپنڈی)

-• خاکسار کا بیٹا عزیزم ضیاء الحق اور بیٹی عزیزہ نادرہ حق ۲۳ ستمبر کو انگلستان روانہ ہو گئے ہیں نیز خاکسار کی والدہ محترمہ بیمار ہیں اور خاکسار کو کچھ پریشانیاں لاحق ہیں
(شیخ نور الحق - دارالبرکات ربوہ)

-• میری بھانجی لبنیٰ شازیہ تین چار روز سے سخت بیمار ہے ہسپتال میں داخل ہے
(ساجدہ سلطانہ بنت چوہدری غفور احمد)

-• خاکسار کا چند یوم قبل ایکسیڈنٹ ہو گیا دیگر چوٹوں کے علاوہ بائیں گھٹنے پر شدید ضرب آئی ہے۔
(ملک مبارک احمد - انصاف پولٹری فارم لاہور کینٹ)

-• خاکسار کی والدہ کی طبیعت اکثر خراب رہتی ہے نیز مکرم مرزا کریم احمد ابن مکرم مرزا نعیم احمد صاحب بیمار ہیں
(ظہیر احمد عطاء - دارالرحمت غربی ربوہ)

-• میرے بڑے بھائی طاہر محمود صاحب بیرون ملک مقیم ہیں چند پریشانیاں ہیں
(گوہر مقصود عطاء - دارالرحمت غربی)

-• میری بیٹی عزیزہ نگہت اقبال اس سال ایم بی بی ایس فرسٹ پروفیشنل کا امتحان دے رہی ہے۔
(بشریٰ اقبال چک لالہ راولپنڈی)

-• خاکسار کو چند دنوں سے سر درد اور بخار رہتا ہے ذہنی کمزوری بھی ہے۔
(خالد محمود پسرور ضلع سیالکوٹ)

-• خاکسار کی صحت چند دنوں سے خراب ہے
(محمود احمد ریاض کروندی ضلع خیرپور)

-• خاکسار کا بھانجا عزیزم فراز احمد نور ابن نعیم الدین صاحب سرگودھا بیمار ہے۔ ڈاکٹروں نے بچے کو بلڈ کینسر بتایا ہے۔ اس بیماری کی وجہ سے بچے کی ٹانگوں پر بھی اثر ہو گیا ہے۔
(نصیر احمد سیال دارالرحمت غربی ربوہ)

قارئین کرام ان سب کیلئے دعا کریں

ناظمین اطفال:۔

تمام ناظمین اطفال الاحمدیہ سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ اپنی مجلس میں اطفال کو "ابتدائی طبی امداد" سکھانے کا انتظام کریں اور اس میں حصہ لینے والے اطفال و سکھانے والے صاحب کا نام و پتہ مرکز میں خصوصی رپورٹ کے ساتھ بھیجیں۔
(سیکرٹری خدمت خلق اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

انتخاب نمائندگان شوریٰ انصار اللہ

مجلس شوریٰ انصار اللہ کے لئے مجالس مقامی اپنے اراکین کی مجموعی تعداد کے ہر بیس یا بیس کی کسر پر ایک نمائندہ منتخب کرے گی۔ لیکن زعیم اعلیٰ / زعیم مقامی مجلس متعلقہ کے لئے مقرر کردہ تعداد میں شامل نہیں ہوں گے۔ اگر زعیم اعلیٰ / زعیم بہ اجازت صدر مجلس شوریٰ میں شمولیت نہ کر رہے ہوں تو پھر متبادل نمائندہ کا تقرر بذریعہ انتخاب ہوگا۔ اس لئے زعماء / زعماء اعلیٰ انصار اللہ سے گزارش ہے کہ نمائندگان شوریٰ کا انتخاب کروا کر ۳۰ ستمبر سے پہلے پہلے نام دفتر کو بھجوا دیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

زعماء و زعماء اعلیٰ مجالس انصار اللہ

سالانہ اجتماع ۱۹۸۳ء میں مجالس کی سو فیصد نمائندگی کیلئے بھرپور کوشش فرماویں

قائد عمومی
مجلس انصار اللہ مرکزیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کا ارشاد اور

احبابِ جماعت کا فرض

(از مکرم عباد اللہ گیانی منیجر الفضل)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مبارک دور کے پہلے جلسہ سالانہ کے دوسرے دن کی تقریر میں احباب جماعت کو توجہ دلائی ہے کہ وہ آئندہ جلسہ سالانہ تک الفضل کی اشاعت کو دس ہزار تک پہنچا دیں۔ یہ کوئی مشکل یا کٹھن کام نہیں۔ صرف احباب جماعت کے تعاون اور توجہ کی ضرورت ہے۔

خاکسار کی جملہ امراء صاحبان، صدر صاحبان، سیکرٹریان اصلاح وارشاد اور مربی حضرات کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنی اپنی جگہ منصوبہ بندی کر کے الفضل کی توسیع اشاعت کے لئے کوشش فرمائیں۔ ہر جماعت الفضل کی اپنی موجودہ تعداد کو دوگنا کر دے تو یہ تعداد آسانی سے پوری ہو سکتی ہے اور ہم اپنے پیارے اور مقدس امام ایدہ اللہ کی اس خواہش کو پورا کر سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق دے کہ ہم آئندہ جلسہ سالانہ تک الفضل کی اشاعت دس ہزار تک پہنچا دیں اور اپنے رب العزت کے حضور سرخرو ہو سکیں۔

نصاب وظیفہ نصرت جہاں بیگم رضؓ

(نوٹ:۔ یہ نصاب بی۔ اے اور ایم اے کی طالبات کے لئے ہے)

۱۔ **قرآن کریم**:۔ مندرجہ ذیل سورتیں با ترجمہ مع تفسیری نوٹس از تفسیر صغیر
(۱) النساء (۲) المائدہ (۳) الانعام (۴) الاعراف

۲۔ **حدیث**:۔ حدیقۃ الصالحین کی ابتدائی ایک صد احادیث با ترجمہ

۳۔ **کلام**:۔ الفاخ قدسیہ از حضرت اقدس۔

۴۔ **نماز**:۔ نماز معہ ترجمہ معہ جملہ مسائل نماز و آداب مسجد۔
نماز کی ضرورت، اہمیت اور فرضیت کے بارہ میں قرآن کریم اور احادیث کے بیانات

۵۔ **مندرجہ ذیل عنوانات برائے مضامین**۔
۱۔ احمدی اور غیر احمدی میں فرق۔ ۲۔ حضرت اقدس کی کوئی سی دو عظیم الشان پیشگوئیاں جو پوری ہو کر دنیا کے سامنے آچکی ہوں۔ ۳۔ اسلام کا نظام عدل۔

نصاب وظیفہ نواب مبارکہ بیگم رضؓ

(نوٹ:۔ یہ نصاب برائے طالبات میٹرک اور ایف اے کے لئے ہے)

۱۔ **قرآن کریم**:۔ مندرجہ ذیل سورتیں با ترجمہ۔ (۱) سورۃ البقرۃ (۲) سورۃ آل عمران

۲۔ **حدیث**:۔ چالیس جواہر پارے مع ترجمہ اور تشریح۔

۳۔ **کلام**:۔ سیرت طیبہ (حضرت مرزا بشیر احمد کی چار تقاریر کا مجموعہ)

۴۔ **نماز**:۔ نماز با ترجمہ معہ مسائل نماز اور آداب مساجد۔

۵۔ **مندرجہ ذیل عنوانات برائے مضمون**:۔
(۱) احمدی اور غیر احمدی میں فرق۔ (۲) سیرت حضرت مسیح موعودؑ (۳) سیرت حضرت مصلح موعودؓ

امتحان وظائف اجتماع کے دوسرے روز صبح آٹھ بجے لجنہ ہال کی گیلری میں ہوگا۔

(سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

امتحان لجنہ مرکزیہ کے انعامات کی تقسیم

امسال جن ممبرات نے لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے امتحان میں نمایاں کامیابی حاصل کی ہے انہیں لجنہ مرکزیہ کے اجتماع کے پہلے روز پہلے اجلاس میں ۲۱ اکتوبر کو انعامات تقسیم کئے جائیں گے۔ انعامات حاصل کرنے والی ممبرات سٹیج کے قریب موجود رہیں۔

(جنرل سیکرٹری لجنہ مرکزیہ)

"بستی بستی جھنڈا گاڑا جائے گا"

"وہی خواب پوری ہوگی جو میرے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواب تھی۔ جو آپ کے عاشق کامل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خواب تھی۔ ساری دنیا میں آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جھنڈا گاڑا جائے گا اور دشمنِ اسلام کی ساری خوابیں ناکام جائیں گی۔ پوری نہیں ہوں گی اور نامراد نکلیں گی اور ہر جگہ، ہر بستی، ہر قریہ میں حضرت مسیح موعودؑ کا جھنڈا گاڑا جائے گا یعنی وہی جھنڈا جو درحقیقت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جھنڈا ہے۔ تمام دشمنانِ اسلام کی ہر خواب نامراد جائے گی۔ اگر آپ دعائیں کریں گے، اگر آپ احسن تدبیر سے کام لیں گے۔ اگر آپ برائی کا بدلہ حسن و احسان سے دیں گے اور صبر سے کام لیں گے تو یہی ایک تقدیر ہے جو پوری ہونی ہے۔ اس کے سوا اور کوئی تقدیر نظر نہیں آتی۔"

(الفضل ۹ جون ۱۹۸۳ء)

(قیادت اصلاح و ارشاد مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

ناظمین اضلاع / زعماء اعلیٰ اور زعماء انصار اللہ متوجہ ہوں

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع اپنی مخصوص روایات کے ساتھ مورخہ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰ اخاء / اکتوبر ۱۹۸۳ء کو مرکز سلسلہ ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے۔

سالانہ اجتماع پر ناظمین اضلاع / زعماء اعلیٰ اور زعماء انصار اللہ کی حاضری لازمی ہے۔

ناظمین اضلاع / زعماء اعلیٰ اور زعماء اپنے عہدہ کے لحاظ سے شوریٰ کے نمائندہ ہوں گے۔ ان کے علاوہ ہر بیس اراکین یا اس کی کسر پر ایک نمائندہ منتخب ہوگا۔

براہِ کرم نمائندگان کا انتخاب کروا کر ۳۰ ستمبر تک دفتر مرکزیہ میں بھجوا دیں۔ جزاکم اللہ!

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

ہدایات
برائے سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳ اکتوبر ۱۹۸۳ء بروز جمعہ، ہفتہ اتوار مرکز سلسلہ میں منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ

قائدین خدام الاحمدیہ مقامی، قائدین اضلاع و علاقہ درج ذیل امور کی طرف فوری توجہ فرمائیں۔

۱۔ سالانہ اجتماع میں ہر مجلس کی نمائندگی کیلئے ابھی سے کوشش فرمائیں۔

۲۔ مجلس شوریٰ کیلئے تجاویز مرکز کو جلد بھجوائیں۔

۳۔ شوریٰ کے نمائندگان کا انتخاب کروا کر منتخب شدہ اسماء منظوری کیلئے مرکز میں بھجوائیں۔ ہر مجلس اپنے خدام کی تعداد کے مطابق ہر بیس اراکین پر یا بیس کی کسر پر ایک نمائندہ بھجوائے گی۔ قائد صاحب مجلس اپنے عہدہ کے لحاظ سے شوریٰ کے نمائندہ ہوں گے جو نمائندگان کی تعداد میں شامل ہوں گے۔

۴۔ اجتماع کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کیلئے کثرت سے اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کریں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

اطفال سائیکل سواروں میں اضافہ کریں!

تمام مجالس اطفال الاحمدیہ اپنی اپنی مجلس میں سائیکل سواروں میں اضافہ کریں۔ نیز امسال سالانہ اجتماع اطفال الاحمدیہ پر آپ کی مجلس سے زیادہ سے زیادہ اطفال سائیکل سوار آنے چاہئیں۔

(منتظم سائیکل سٹینڈ اطفال الاحمدیہ سالانہ اجتماع)

قائدینِ مجالس! کیا آپ اپنی مجلس کے خدام کی مکمل تجنید مرکز میں بھجوا چکے ہیں

(مہتمم تجنید خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ بیرون پاکستان میں غیر معمولی بیداری

کنیڈا کی جماعت کے چندے ڈیڑھ گنا ہو گئے

خدا کے فضل و کرم سے امسال جماعت ہائے احمدیہ بیرون پاکستان کو غیر معمولی بیداری کی توفیق ملی ہے۔ جماعت احمدیہ کینیڈا نے تحصیل چندہ جات کے نظام کو بہتر کیا ہے چنانچہ ۳۰ جون ۱۹۸۳ء کو ختم ہونے والے مالی سال کی رپورٹ کے مطابق لازمی چندہ جات کی گزشتہ سال کی وصولی سے قریباً ڈیڑھ گنا ہے۔ اسی طرح تحریک جدید کی وصولی پونے دوگنا ہوئی ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

امیر و مبلغ انچارج برادرم منیر الدین صاحب شمس اور ان کے رفقائے کار جملہ عہدیداران اور مخلصین جماعت کینیڈا کے لئے احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ انکی قربانیوں کو قبول فرمائے۔ ان کی جملہ مشکلات کو دور فرمائے۔ ان کی توفیق خدمت و قربانی کو بڑھاتا چلا جائے اور خدا ان سے راضی ہو۔ (وکیل المال ثانی تحریک جدید ربوہ)

کراچی سے بحرین جانیوالا طیارہ تباہ

۱۱۲ مسافر جاں بحق

کراچی سے بحرین جانے والا گلف ایئر لائنز کا دو انجن والا بوئنگ ۷۳۷ بوئنگ طیارہ گر کر تباہ ہو گیا اس طیارے میں ۱۱۲ مسافر سوار تھے جو سب کے سب جاں بحق ہو گئے۔ طیارہ دوبئی اور ابوظہبی کے درمیان متحدہ عرب امارات کے علاقے میں ابوظہبی سے ۳۰ میل کے فاصلے پر گر کر تباہ ہوا ..... یہ طیارہ پروگرام کے مطابق مسقط اور اومان میں اترا اور اس کے بعد ابوظہبی کے لئے روانہ ہو کر راستے میں گر کر تباہ ہو گیا ..... تمام لاشیں مل گئی ہیں۔

(روزنامہ نوائے وقت لاہور صفحہ اول کالم ۴۔۵)

اس طیارے میں ۹ پاکستانی ہلاک ہوئے ہیں۔ مقامی حکام کے مطابق طیارہ فضا میں ہی پھٹ کر تباہ ہو گیا تھا اور مسخ شدہ لاشیں اور انسانی اعضا پہاڑی علاقہ میں ہر طرف بکھر گئے دم کے سوا باقی تمام طیارہ جل گیا ہے البتہ فلائٹ ریکارڈ "بلیک بکس" تلاش کر لیا گیا ہے .... (مشرق ۲۵ ستمبر ۱۹۸۳ء کالم ۴ صفحہ اول)

اس پرواز کے ذریعہ کئی خاندان سفر کر رہے تھے جو عید کی تعطیلات پاکستان میں گزارنے کے بعد واپس جا رہے تھے کہ اجل نے آ لیا (صفحہ اول کالم ۱)

طیارے کے ذریعہ سفر کرنے والے مسافروں کے گھروں میں صف ماتم بچھ گئی ..... حادثہ کی خبر سنتے ہی بڑی تعداد میں لوگ اپنے اعزہ و اقارب کی خیریت معلوم کرنے کے لئے ایئرپورٹ پر پہنچ گئے۔ ایئرپورٹ پر عجیب نفسا نفسی کا عالم تھا۔ (صفحہ اول کالم ۳۔۴)

فوری ضرورت ڈرائیور

مخلص احمدی متوسط عمر ڈرائیور جو ڈرائیونگ لائسنس اور تصدیق اپنے حلقہ کے امیر یا پریذیڈنٹ کی رکھتا ہو قابلیت کی بنا پر ۸۰۰/- روپے تک ماہوار رہائشی سہولت کراچی کیلئے

کیپٹن محمود احمد خان ۶۲ - دہلی مسلم سوسائٹی نزد فیروز آباد تھانہ کراچی

قابل فروخت اراضی

واقعہ موضع کھائی کلاں ضلع خوشاب تعدادی تقریباً ۴۴۰۰ کنال رابطہ قائم کریں

محمود احمد خان ابن نواب محمد احمد خان مرحوم

معرفت سید عبد الغنی شاہ

۱۱/۳۵ فیکٹری ایریا ربوہ

سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ مرکزیہ

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع انشاء اللہ ۲۱ تا ۲۳ اکتوبر ۱۹۸۳ء اپنی سابقہ روایات کے ساتھ منعقد ہو رہا ہے۔ اجتماع میں تمام مجالس کی نمائندگی لازمی ہے۔ جملہ قائدین علاقہ، اضلاع و مقامی کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ مجالس کی نمائندگی کو سو فیصد بنانے کے لئے بھرپور کوشش فرمائیں۔ پاکستان کی کوئی ایسی مجلس نہیں رہنی چاہیئے جہاں سے کسی فرد نے اجتماع میں شرکت نہ کی ہو۔

(قائمقام معتمد)

فضل الٰہی مارکیٹ

کالج روڈ ربوہ کا سنگ بنیاد محترم صوفی غلام محمد صاحب ناظر اعلیٰ ثانی نے مورخہ ۲۶/۸/۸۳ بروز جمعرات صبح ساڑھے آٹھ بجے دلی دعاؤں کے ساتھ رکھا اور بعد میں پُرسوز اجتماعی دعا بھی کرائی۔

محترم صوفی صاحب نے جو اینٹ رکھی تھی اس پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت دعا کی تھی۔ ان دعاؤں کے طفیل بفضلِ الٰہی اب یہ مارکیٹ مکمل ہو گئی ہے۔ احباب کرام دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اسکو ہمارے لئے بے شمار برکتوں اور فضلوں کا موجب بنائے۔ آمین۔ (عطاء الرحمٰن چغتائی مولو لیفاضل ابن حضرت مولوی فضل الٰہی صاحب مرحوم۔ ماڈل ٹاؤن لاہور)

(بقیہ سڈنی)

فرما کر ناندی سے بعد دوپہر روانہ ہو کر آسٹریلیا کے دورہ پر سڈنی پہنچ گئے ہیں۔ الحمد للہ۔ ہوائی اڈے پر حضور ایدہ اللہ کا استقبال مقامی جماعت کے احباب نے کیا۔ خواتین نے حضور کی حرم محترم حضرت سیدہ آصفہ بیگم صاحبہ کو خوش آمدید کہا۔

حضور ایدہ اللہ تمام اہل جماعت کو "السلام علیکم" کہتے ہیں۔"

حضور ایدہ اللہ نے ۱۶ ستمبر سے ۲۴ ستمبر تک فجی کا دورہ فرمایا۔ اس دوران حضور نے ۱۶ ستمبر کو ناندی میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب فرمایا ۱۷ ستمبر کو نماز عید مسجد اقصیٰ ناندی میں پڑھائی اور سوک سنٹر میں اہل شہر سے خطاب فرمایا۔ ۱۸ ستمبر کو سووا میں ایک تقریب استقبالیہ سے خطاب فرمایا۔ ۱۹ ستمبر کو فجی کے قائمقام وزیر اعظم سے ملاقات فرمائی اسی روز ریڈیو فجی نے حضور کے دو انٹرویو ریکارڈ کئے۔ ۲۰ ستمبر کو سووا میں آٹھ گھنٹے طویل جماعت احمدیہ فجی کی مجلس مشاورت کی صدارت فرمائی۔ اسی روز مجلس عرفان میں تشریف فرما رہے اور لجنہ سے ملاقات کی۔ ۲۱ ستمبر کو لمباسہ میں ایک تقریب استقبالیہ میں شرکت فرمائی۔ اور سوال و جواب کی مجلس میں سوالوں کے جوابات عطا فرمائے۔ لجنہ کی اراکین سے ملاقات فرمائی۔ ۲۲ ستمبر کو تاوی نونی میں انٹرنیشنل ڈیٹ لائن پر تشریف لے گئے اور مقامی سکول میں عوام و طلباء سے خطاب فرمایا اسی روز سووا واپس تشریف لا کر ملاقاتیں فرمائیں ۲۳ ستمبر کو نماز جمعہ مسجد فضل عمر سووا میں ادا فرمائی اور پر معارف خطبہ ارشاد فرمایا۔ رات ۸ بجے یونیورسٹی آف ساؤتھ پیسفک سووا میں "احمدیت اور مذاہب کے احیاء کی فلاسفی" کے موضوع پر لیکچر دیا۔

اس طرح سے ۱۶ سے ۲۴ ستمبر تک ۹ روزہ دورہ فجی اپنے اختتام کو پہنچا۔

آسٹریلیا میں حضور انور ۳۰ ستمبر ۱۹۸۳ء کو آسٹریلیا میں پہلی مسجد اور مشن ہاؤس کا سنگ بنیاد نصب فرمائیں گے۔ براعظم آسٹریلیا میں یہ جماعت احمدیہ کا پہلا باضابطہ مشن ہاؤس اور مسجد ہو گی۔ اس موقع پر حضور انور اہل شہر سے ایک تاریخی خطاب فرمائیں گے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ حضور انور کے دورہ کو ہر جہت سے کامیاب و کامران کرے اور اپنے فضل و رحمت سے نوازے۔ آمین۔

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

(مینیجر الفضل)